جلد ۳۴ | ۳ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش | ۷ ذی قعدہ ۱۳۶۵ھ | ۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ اخاء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کھانسی اور سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

آج تین بجے کی گاڑی سے مکرم چوہدری غلام رسول صاحب مولوی فاضل مجاہد امریکہ عازم انگلستان ہوئے۔ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے بہت سے احباب سٹیشن پر موجود تھے۔ پھولوں کے ہار مولوی صاحب کے گلے میں ڈالے گئے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے سب حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان گاڑی روانہ ہوئی۔ آج صبح جامعہ احمدیہ کی طرف مولوی صاحب کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔

افسوس مکرم مستری اللہ دین صاحب جہلمی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی اور موصی تھے ۳۰ ستمبر کو بعمر ۸۵ سال جہلم میں فوت ہو گئے۔ کل انکی نعش بذریعہ لاری یہاں لائی گئی۔ نیز عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مستری محمد حسین صاحب نے وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومین کا جنازہ حضرت مولوی سید مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحومین کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ بلندیٔ درجات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت اہم بیان

کانگرس کی مجلس عاملہ کے ایک تازہ فیصلہ کے متعلق

مکرم صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات و پریس جماعت احمدیہ نے دہلی سے ۲۶ اکتوبر کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو نہایت اہم بیان انگریزی میں اخبارات کو بھیجا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے مندرجہ ذیل بیان جاری فرمایا۔

حال ہی میں کانگریس کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس نئی دہلی میں منعقد ہوا ہے۔ اس کی جو روئداد آج کے اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایک فیصلہ یہ درج کیا گیا ہے کہ

"تمام صوبائی حکومتوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ دو ماہ کے اندر اندر اس ضمن میں اپنی اپنی تجاویز کانگرس کی ورکنگ کمیٹی (مجلس عاملہ) کو بھجوا دیں۔"

مندرجہ بالا الفاظ سے جہاں کانگرس اور حکومت کے تعلقات کی نوعیت واضح ہوتی ہے۔ وہاں اس امر کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔ کہ کانگرس کے نزدیک ملک کا آئندہ نظام حکومت کس قسم کا ہوگا۔

(۱)

ان الفاظ کا مفہوم صاف ظاہر کرتا ہے کہ حکومت ہند کا آئندہ نظام بالبداہت فاشسٹ اصول پر مبنی ہوگا۔ کیونکہ کانگرس کی مجلس عاملہ نے بجائے صوبائی کانگرس کمیٹیوں کو مخاطب کرنے کے صوبائی حکومتوں کو مخاطب کیا ہے۔ اور پھر نہ صرف یہ کہ صوبائی حکومتوں کو مخاطب کیا ہے۔ بلکہ ان کو یہ بھی ہدایت کی ہے۔ کہ زمین کے لگان یا مالیہ کے متعلق اپنی تمام تجاویز بجائے مرکزی حکومت کو بھیجنے کے کانگرس کی مجلس عاملہ کو بھجوائیں۔

جمہوری حکومتوں کی تاریخ میں اس قسم کی مثال غالباً اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ کوئی بھی جمہوری نظام دیکھ لیں۔ خواہ وہ فرانس کا ہو یا امریکہ کا بلکہ خود برطانیہ کے جمہوری نظام میں بھی جو تقریباً پانچ سو سال سے دنیا میں رائج ہے۔ اس قسم کی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملے گی۔ کہ ایک سیاسی پارٹی۔ اس حکومت کو جو قانون کی رُو سے قائم ہے۔ اس امر پر مجبور کرے۔ کہ وہ بجائے مرکزی حکومت کے اس پارٹی کے سامنے جواب دہ ہو۔ ایسا نظام صرف فاشسٹ حکومت میں ہوتا ہے۔ بلکہ فاشسٹ حکومتیں بھی اتنی وضاحت سے ایسے پبلک اعلانات نہیں کرتیں جو کانگرس کی مجلس عاملہ نے کیا۔

(۲)

دوسری بات جو کانگرس کی مجلس عاملہ کے اس فیصلہ سے ثابت ہے۔ یہ ہے کہ کانگرس کے نزدیک صوبائی حکومتوں کا خود مختارانہ نظام کوئی معنے نہیں رکھتا۔ زمین کے لگان کے سوال کو جو خالصۃً صوبائی سوال ہے۔ ایک مرکزی مسئلہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور صوبائی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی تجاویز مرکز میں ارسال کریں۔ کانگرس کے اس فعل سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ صوبائی خود مختاری کو خواہ کتنے ہی تحفظات کیوں نہ دے دیئے جائیں۔ پھر بھی کانگرس ایسے ذرائع استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرے گی۔ جن سے ایسے تحفظات بے اثر ثابت ہو جائیں۔ اس کے بالکل برعکس جمہوری حکومتوں کے نظام میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جہاں مرکزی اور صوبائی شعبہ جات میں تقسیم کی جاتی ہے۔ وہاں بعض حالات میں صوبائی آزادی کے معاملات کو مرکزی ضروریات پر ترجیح دی جاتی ہے۔ ہاں بعض صورتوں میں مرکزی ضروریات کی اہمیت بھی تسلیم کی جاتی ہے۔ لیکن جمہوری نظام کے اس بنیادی قانون کو تسلیم کرنے کے بعد اگر پھر بھی مرکز یا صوبائی حکومت میں سے کسی کو اس کی مسلّم قانونی حیثیت سے گرانے کی کوشش کی جائے۔ تو سوائے اسکے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایک جماعت نے فقط لفظی طور پر دنیا کو دکھانے کے لئے ایک اصول کو قبول کیا۔ لیکن پھر خود ہی ملک کے کسی طبقہ کو یا کسی جماعت کو خوش کرنے کے لئے اس قسم کے ذرائع اختیار کئے۔ جن سے یہ اصول ٹوٹ گیا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ممکن ہے آئندہ کسی وقت ایسی صورت بھی پیش آ جائے کہ مختلف صوبائی امور کے تصفیہ کے لئے کسی مرکزی حکم کی ضرورت محسوس ہو لیکن ان حالات میں بہترین لائحہ عمل یہ ہوگا کہ بجائے اسکے کہ صوبائی معاملات میں مرکز دخل دے، یا کوئی ایک پارٹی دخل دے، تمام متعلقہ صوبہ جات کو موقعہ دیا جائے کہ اپنے امور کا تصفیہ خود باہمی مشورہ سے کر لیں۔ اور پھر اپنی اپنی قانون ساز اسمبلیوں سے اپنے فیصلوں کی منظوری حاصل کریں۔ ایک غیر سرکاری پارٹی کا مرکزی حیثیت سے صوبائی امور میں دخل دینا نہ صرف جمہوری نظام کے بنیادی اصول کے خلاف ہے۔ بلکہ صوبائی خود مختاری کی جڑیں کاٹنے کے مترادف ہے۔ میں اس موقعہ پر آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ کانگرس کا یہ ریزولیوشن جو اسکے بہت بڑے قابل وکلا اور قانون دان اصحاب کی موجودگی میں پیش کیا گیا ہے۔ صوبائی آزادی کے مستقبل کے متعلق نہایت تشویشناک شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔

پھر یہی نہیں کہ اس ریزولیوشن کی قانونی حیثیت جمہوری نظام کے خلاف ہے۔ بلکہ اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہوگا۔ کہ اس ملک کی بڑی بڑی جماعتوں کے درمیان نفرت و حقارت کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہو جائیگی۔ پس اگر کانگرس نیک نیتی سے ملک کے مفاد کی خواہاں ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ اس قسم کی پالیسی سے اجتناب کرے۔ بیشک بعض صوبوں میں زمین کے لگان کے امور قابل تصفیہ ہیں۔ مثلاً بنگال اور بعض مشرقی صوبوں میں خصوصاً اس ضمن میں اصلاح کی ضرورت ہے، مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کوئی فرد یا ادارہ

ایڈیٹر۔ غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے منیار الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے

دہلی میں فرمودہ ارشادات

دہلی ۲۸ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج ظہر و عصر کی نماز کوٹھی ۸ یارک روڈ میں پڑھائی۔ نمازوں کے بعد حضور مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ کئی ہندو اور غیر احمدی اصحاب ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے سب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ بعض اصحاب نے سوالات بھی کئے۔ جن کے حضور نے جوابات دیئے۔ ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

دعا میں اثر

ایک ہندو دوست نے سوال کیا کہ اگر دعا میں اثر ہے۔ تو آپ ایسی دعا کیوں نہیں کرتے۔ جس سے ہندو مسلم میں صلح ہو جائے۔ آپ اتنی دور سے لیڈروں کو ملنے کے لئے آئے ہیں۔ اگر آپ کا خدا سے تعلق ہے۔ تو آپ دعا کریں۔ کہ ہندو مسلمان مل جائیں۔ یہاں آنے کی آپ کو ضرورت نہ تھی۔

حضور نے فرمایا۔ اول یہ سوال ہے کہ اگر خدا ہے جس رنگ میں آپ سمجھتے ہیں۔ تو آپ کو میرے پاس آنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور مجھے یہاں بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ خدا تعالیٰ نے مجھے قادیان میں ہی روک دیتا۔ اور خود ہی یہ کام کر دیتا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کا سوال ٹھیک نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا کارخانہ کسی اور طرح چل رہا ہے۔ اگر معاملہ اسی طرح ہوتا۔ جس طرح آپ کہتے ہیں تو پھر نہ کوشش کی ضرورت تھی۔ نہ دعا کی ضرورت تھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ ہی کام چلانے والا ہے۔ وہ خود ہی سب کچھ کر دیتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا کارخانہ اس طرح نہیں چلتا۔ خدا تعالیٰ نے اگر خود ہی سب کام کر دے۔ تو پھر بندہ کی رغبت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ کسی اجر کا مستحق ہو سکتا ہے۔ مثلاً رام یا کرشن جی نے جو کام کیا اگر اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کر دیتا۔ تو کرشن جی کی ہمت کا پتہ نہ لگتا۔ کرشن جی کے اس کام سے جہاں خدا تعالیٰ کا حسن نظر آیا۔ وہاں کرشن جی کی ہمت بھی ظاہر ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک کمزور انسان سے کوئی کام کراتا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کا حسن بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اور انسان کی ہمت کا بھی پتہ لگتا ہے۔

سوالات کے جوابات

ایک دوست نے چند سوالات لکھ کر حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ ان میں سے بعض کے جواب خلاصۃً پیش کئے جاتے ہیں۔

ایک سوال یہ تھا۔ کہ موت کے بعد روح سے کیا معاملہ ہوگا۔

حضور نے فرمایا۔ اس کے متعلق میری کتاب احمدیت میں پوری بحث ہے۔ ہمارا عقیدہ روح کے بارہ میں یہ ہے۔ کہ روح ایک خلاصہ ہے جو انسانی جسم سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کا متوازی وجود بن جاتا ہے۔ پس روح کبھی جسم سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ ہمیشہ کسی نہ کسی جسم میں رہتی ہے۔ جب روح اس جسم سے جدا ہوتی ہے۔ تو نئی قسم کے جسم کو پا لیتی ہے۔ اسلام بتاتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی ترقی جاری رہتی ہے۔ حتیٰ کہ Day of Judgment آجاتا ہے۔ اس وقت برائیوں میں پڑے رہنے والے سزا بھگتتے ہیں۔ اور نیکیاں کرنے والے انعامات پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا کی کوئی خاص چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ انسان اپنے عمل کے مطابق جو چیزیں حاصل کرتا ہے۔ ان سے ہی تکلیف پا لیتا ہے۔ یا آرام حاصل کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بری نہیں بنائی۔ سنکھیا زہر ہے۔ اور خطرناک چیز ہے۔ مگر کئی بیماریوں میں استعمال ہوتا ہے۔ سلفر کتنی خطرناک ہے۔ لیکن اس سے کتنے امراض دور ہوتے ہیں۔ خنازیر اور آتشک کا اس سے علاج ہوتا ہے۔ ایسا ہی اگلے جہان کے لئے سب چیزیں اچھی ہیں۔ انسان کی اندرونی بیماری کسی کو بری شکل دے دیتی ہے اور کسی کو اچھی۔ انسان اپنی طاقتوں کا برا استعمال کرتا ہے۔ اور اس سے اسکو دکھ ہوتا ہے۔ یہاں دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا کی چیزیں غیر موقع استعمال کرنے سے یا کم و بیش استعمال کرنے سے دکھ۔ تکلیف اور نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ دوزخ دائمی نہیں۔ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ علاج کے لئے جگہ ہوتی ہے۔ ہسپتال میں انسان بیماری کی حالت میں رہتا ہے۔ اچھا ہونے کے بعد نکل جاتا ہے۔ اسی طرح جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف راغب ہوگا۔ اپنے دل کی صفائی کرے گا۔ تو جنت کا مستحق ہو جائیگا۔ جو چیزیں پہلے اسکو بری لگتی تھیں اچھی لگیں گی۔ کیونکہ اندر کی تبدیلی سے باہر کی تبدیلی بھی ہو جاتی ہے۔ جنت آرام کی حالت اور خدا تعالیٰ کے قرب کی حالت ہے اور قرب کی حالت دائمی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ کہ اپنے پاس پہنچے ہوئے کو کبھی دھتکار دے۔

اسلامی عبادات اور چاند

ایک سوال یہ کیا گیا۔ کہ اسلام کے تہوار یا عبادات چاند سے کیوں تعلق رکھتی ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ چاند کے ساتھ تعلق کی وجہ سے عبادتیں چکر کھاتی رہتی ہیں۔ سورج کے ساتھ چکر نہیں کھاتیں۔ مثلاً روزہ ہے۔ چاند کے ساتھ تعلق ہونے کی وجہ سے یہ جنوری میں بھی آئیگا۔ فروری میں بھی غرضیکہ ہر مہینہ اور ہر ہفتہ اور ہر دن میں روزے آئینگے۔ کوئی ایسا مہینہ یا ہفتہ یا دن نہیں ہوگا۔ جس میں روزہ نہ آئے۔ ایسا ہی حج ہے۔ کوئی ایسا مہینہ نہیں ہوگا جس میں حج نہیں ہوگا۔ کوئی ایسا ہفتہ نہ ہوگا۔ جس میں حج نہ ہوگا۔ کوئی ایسا دن نہیں ہوگا۔ جس میں حج نہ ہوگا۔ پس یہ تعلق اس لئے ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت سارے سال میں چکر کھاتی رہے۔

خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دہلی

موجودہ سیاسی الجھن کو سلجھانے کیلئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مساعی جمیلہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۸ یارک روڈ نئی دہلی)

دہلی۔ یکم اکتوبر (بذریعہ ڈاک) گو جیسا کہ "الفضل" میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی غرض موجودہ سفر دہلی میں ملک کے سیاسی حالات کا مطالعہ تھی۔ اور خیال یہ تھا کہ حضور دہلی میں چند دن قیام رکھ کر اپنے نمائندوں کے ذریعہ سیاسی لیڈروں کے خیالات معلوم کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ تاکہ ان کی روشنی میں جماعت کی طرف سے ملک کی بہتری کے لئے کوئی قدم اٹھایا جا سکے۔ مگر دلی پہنچنے پر ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ کہ خود حضور نے بعض سیاسی لیڈروں سے ملنا اور براہ راست تبادلۂ خیالات کرنا ضروری خیال فرمایا۔ چنانچہ اس وقت تک بعض دوسری ملاقاتوں کے علاوہ حضور مسٹر جناح صدر مسلم لیگ اور مولانا ابوالکلام آزاد اور مسٹر گاندھی سے ملاقات فرما چکے ہیں۔ اور حضور کی طرف سے حضور کے نمائندگان نے جو ملاقاتیں کی ہیں۔ وہ اس کے علاوہ ہیں۔ اس وقت ان ملاقاتوں کی تفصیل لکھنا مناسب نہیں۔ مگر احباب کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ موجودہ نازک وقت میں جو حقیقتاً بے حد نازک ہے۔ مسلمانوں اور ہندوؤں اور دیگر اقوام ہند کو ایسے رستہ کی طرف رہنمائی فرمائے۔ جو ملک کی بہبودی اور ترقی کے لئے مفید اور ضروری ہو۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی لنڈن سے واپسی

لنڈن یکم اکتوبر۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور چوہدری عبداللہ خاں صاحب آج ایس۔ ایس

احمدیت کا عروج

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء کے اہل حدیث میں لکھا ہے۔

"ہم کئی دفعہ لکھ چکے ہیں۔ کہ مرزا صاحب قادیانی یہ وعدہ دیتے رہے۔ کہ میری وجہ سے اسلام دنیا میں پھیل جائے گا۔ اور مسلمان پکے متقی بن جائینگے۔ عیسے پرستی اور دیگر مذاہب کفریہ مٹ جائینگے۔ یہاں تک کہ دنیا میں ایک ہی مذہب اسلام قائم ہو جائیگا احمدیت کو یہاں تک عروج ہوگا کہ دوسرے مذہب ان کے سامنے کالعدم ہو جائینگے۔"

اس بناء پر مولوی صاحب نے تین باتیں پیش کی ہیں۔ اول یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے اسلام دنیا میں نہیں پھیلا۔ دوم لوگوں کے دلوں سے عیسیٰ پرستی کا خیال نہیں گیا۔ سوم احمدیت کو عروج حاصل نہیں ہوا۔ لیکن مولوی صاحب نے یہ اعتراضات کم بصارت کی وجہ سے کئے ہیں۔ ورنہ واقعات اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ کہ احمدیت کی وجہ سے ہی اب اسلام دنیا میں ترقی کر رہا ہے۔ اور سوائے احمدیت کے تمام دوسرے مسلمان اس وقت مردہ ہیں نہ ان کا کوئی امام ہے نہ ان کا کوئی نظام اور نہ ہی کوئی تبلیغی ادارہ ہے نہ ان کا کوئی مرکز ہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب بتا سکتے ہیں کہ غیر ممالک تو کیا پنجاب میں بھی مسلمانوں کا کوئی تبلیغی ادارہ ہے۔ جس کے ماتحت وہ تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ کونسی وہ جماعت ہے۔ جس نے احمدیوں کی طرح اپنے مبلغ تبلیغ اسلام کی خاطر ہندوستان سے باہر بھیجے۔ آج احمدی مبلغ دنیا کے کناروں تک پہنچ چکے ہیں۔ اور آج ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ احمدیت پر سورج کسی وقت غروب نہیں ہوتا۔

اس بات کا ثبوت کہ احمدیت کی وجہ سے اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے اور عیسائیت کا روز بروز خاتمہ ہو رہا ہے۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام ترقی کر رہا ہے مندرجہ ذیل شہادتوں سے بھی ملتا ہے۔

(۱) یورپ میں عیسائیوں کی نازک حالت احمدیوں کو بہت سا ایسا سامان مہیا کر دیتی ہے۔ جس سے وہ اس مذہب پر نکتہ چینی کر سکیں اور اپنے مذہب کی برتری ثابت کریں۔ یہ عیسائیت کے خلاف اس قسم کی جارحانہ کارروائی کرتے ہیں۔ جیسی عیسائیت کی طرف سے ہوتی رہی ہے۔" (مسلم ورلڈ جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۰)

(۲) "اس وقت احمدی جماعت دنیا میں سب سے زیادہ اشاعت اسلام کرنے والی ہے" (انڈین اسلام صفحہ ۲۴۵)

(۳) قادیان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "یہاں ہم عیسائیت کے خلاف نئے سے نیا اور نہایت جارحانہ پروپیگنڈا پاتے ہیں جو کبھی دنیا میں پیدا ہوا ہو۔ اور یہاں سے ایک عالمگیر نظام بیرونی مشنوں کا قائم کیا گیا ہے۔" (انڈین اسلام صفحہ ۲۲۹)

مضمون کے طویل ہو جانے کی وجہ سے انہی پر اکتفا کی جاتی ہے۔ ہاں دو حوالے ایسے پیش کرتا ہوں۔ جو مولوی صاحب کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہیں۔ مولوی صاحب نے جہاں عیسائیت کی نمائندگی کی ہے۔ وہاں ان کے ہاتھ سے ایسی عبارت بھی لکھی گئی ہے۔ جو ان کو ملزم ٹھہراتی ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں "کلیساؤں مشنریوں اور ہر طرح کی منظم و مسلسل کوشش و مساعی کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا کام جاری ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم کو شاذ ہی کہیں اپنے مقصد میں کامیابی ہوتی ہے۔ ورنہ ساری محنت رائیگاں جاتی ہے۔ ان علاقوں میں جتنے مسلمان عیسائی بنانے کے لئے ملتے ہیں اس سے کئی گنا عیسائی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ "اب ان حقائق کے پیش نظر عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روز افزوں ترقی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔" (اہلحدیث ۱۳ جولائی ۱۹۲۱ء)

مولوی ظفر علی صاحب لکھتے ہیں "یورپ میں عیسائیت کو قدم قدم پر ناکامی کا سامنا ہو رہا ہے۔" (زمیندار ۲۰ جون ۱۹۲۱ء)

اب مولوی صاحب بتائیں وہ کون لوگ ہیں جن سے عیسائیت خائف ہو رہی ہے۔ اور وہ کون سی جماعت سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ جو عیسائیت کو شکست دے رہے ہیں۔ کیا وہ اہلحدیث ہیں نہیں بلکہ وہ احمدی ہیں جو حقیقی مسلمان ہیں۔ اگر آپ اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے یہ کہدیں کہ اہلحدیث بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ اپنے اس پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ (۱) "ہمارے دلوں سے اپنے پیارے مذہب کا احترام کم ہو رہا ہے۔ عوام تو درکنار خواص کی حالت ناگفتنی ہے۔ فرائض الٰہی تک تساہل تغافل ہے۔ ہمارا موجودہ جمود ہم کو تباہی کی طرف لے جا رہا ہے۔" (اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

(۲) "جماعت اہلحدیث کا تغافل، اس جماعت کو باعتبار مسلک جس قدر سرگرم اور پیش رو ہونا چاہیئے یہ اس قدر سست اور پس افتادہ ہے۔ اس شور و ہنگامہ کی فضا میں جماعت اہلحدیث کا تغافل افسوس ناک ہی نہیں بلکہ اس کی موت کا کھلا پیغام بھی ہے۔" (اہلحدیث ۱۲ جولائی ۱۹۳۶ء)

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ احمدیت نے کس قدر اسلام کی تبلیغ کی۔ اور اس میں احمدیت کو کتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے لکھا ہے "اس وقت ملک میں ایک احمدیہ جماعت ہی ہے۔ جو اسلام کا باقاعدہ کام کر رہی ہے اور دیگر تمام مسلمانوں کی کوئی انجمن اشاعت اسلام نہیں ہے" (اپیہ اخبار ۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء)

"جماعت احمدیہ نے ہم سے بہت پیچھے کام شروع کیا۔ لیکن آج ہم اس جماعت کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ دنیا کی ہر قوم و ملت میں اس جماعت کے نام اور کام کی دھوم ہے۔ ہم بھی کام کے مدعی ہیں۔ لیکن اے غافل مسلمانو سوچو کہ ہم نے عملی طور پر کیا کیا تم جس قدر دوڑ رہے ہو منزل مقصود سے دور جا رہے ہو۔" (اخبار تنظیم ۲۸ فروری ۱۹۲۷ء)

مسلم اوٹ لک جنوبی افریقہ لکھتا ہے۔ "مغربی افریقہ کے اخباروں میں خصوصاً گولڈ کوسٹ ٹائمز اور سیرالیونہ جوائنڈ میں اس امر کا ذکر وقتاً فوقتاً کیا جاتا ہے۔ کہ دین اسلام مغربی افریقہ میں کس قدر زبردست ترقی کر رہا ہے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں اسلامی قوتیں سرگرمیاں دکھلا رہی ہیں۔ اس وسیع براعظم کے مغرب میں روز افزوں ترقی دین القیمہ کو ہو رہی ہے۔ اس سے پادری حلقوں میں چیخ و پکار مچ گئی ہے چنانچہ انٹرنیشنل ریویو آف مشنز کے پرچہ میں جو ماہ جولائی ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا ہے ایک سرگرم اور ممتاز مبلغ مسٹر الف آر حکیم صاحب (جناب حکیم فضل الرحمن صاحب احمدی مبلغ) احمدی جو گولڈ کوسٹ میں رہتے ہیں کے اقوال پڑھ سکتے ہیں۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ صداقت اسلامی خدائے برحق کی عبادت کے لئے مغربی افریقہ کو فتح کر کے چھوڑے گی۔ یہ خواب و خیال نہیں بلکہ حقیقت ہے۔"

رسالہ صوفی اکتوبر ۱۹۲۱ء لکھتا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ احمدی جماعت نے ہندوستان سے باہر وہ کام کر کے دکھایا۔ جو کسی ملک کے مسلمانوں نے اس وقت تک نہیں کیا تھا۔

یہ کئی سال پہلے کی باتیں ہیں۔ اور اب تو خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششیں کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔

خاکسار محمد عبد الحق مجاہد گنج مغلپورہ

کارکنان تحریک جدید کے عہدوں کے عربی نام

ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے انگریزی کی بجائے عربی زبان استعمال کی جائے۔ حال میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کارکنان صیغہ جات تحریک جدید کے عہدوں کے جو عربی نام تجویز فرمائے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ احباب کرام آئندہ مختلف صیغہ جات تحریک جدید کو مخاطب کرتے ہوئے حضور کے منظور فرمودہ نام تحریر فرمایا کریں۔

(۱) ناظم تبلیغ بیرون ہند۔ وکیل التبشیر (للتحریک الجدید)

(۲) کمرشل سکرٹری — وکیل التجارۃ "

(۳) ڈائرکٹر آف انڈسٹریز — وکیل الصنعۃ و الحرفۃ (للتحریک الجدید)

(۴) ناظم پریس — وکیل الطباعۃ "

(۵) فنانشل سکرٹری — وکیل المال "

(۶) آڈیٹر — المحاسب "

(۷) انچارج تحریک — وکیل الادفتر "

وکیل الادفتر

فرانس کے دو قومی تہوار

ضلالت اور گمراہی کی المناک دنیا

(از مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب مجاہد فرانس)

گذشتہ دو ماہ میں فرانس نے اپنی انتہائی خوشی کے دو دن منائے پہلا دن ۱۴ر جولائی کو منایا جسے قومی تقریب کہتے ہیں دوسرا دن ۸ اگست کا دن تھا۔ جسے یوم مخلصی کہتے ہیں۔ اول الذکر قومی تقریب کا دن ۱۴ر جولائی ۱۷۸۹ء سے ہر سال فرانسیسی قوم خاص اہتمام سے مناتی ہے۔ یہ دن فرانسیسی تاریخ میں سب سے زیادہ اہم قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ اہل فرانس نے تخت شاہی اور تاج سلطانی کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہا۔

۱۴ر جولائی ۱۷۸۹ء سے اس وقت تک جمہوری سلطنت کے قواعد و قوانین مرتب ہوتے گئے۔ ذیلی قوانین کی تنسیخ و ترمیم تو وقتاً فوقتاً ضرورت و تجربہ کے مطابق کی جاتی ہے۔ لیکن بعض مواقع پر بحیثیت مجموعی حکومت کے تمام قوانین اور نظام کی پڑتال بھی کی جاتی ہے۔ ایسے مواقع پر دستور قواعد میں غیر معمولی تبدیلیاں مقصود ہوتی ہیں۔ مجلس قانون ساز ضروری ترامیم اور ایزادیوں کے ساتھ نئے قوانین اور طریق حکومت کی سفارش کرتی ہے۔ اور یہ سفارشات تمام اہل فرانس کے سامنے بغرض آراء پیش کی جاتی ہیں۔ پھر ملک کا ہر فرد جسے قواعد کے مطابق حق رائے حاصل ہو۔ اسی موقع پر اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس طرح پر نئے قانون کے متعلق آخری فیصلہ ملک کی کثرت رائے سے کیا جاتا ہے۔

چنانچہ اس وقت تک چار مختلف مواقع پر مذکورہ طریق کے مطابق قانون ملکی میں اہم تبدیلیاں کی جا چکی ہیں۔ ان چاروں طریق حکومت کو علی الترتیب "فرانسیسی جمہوریہ" اولیٰ۔ ثانیہ۔ ثالثہ اور رابعہ کے نام سے فرانسیسی تاریخ میں موسوم کیا جاتا ہے۔

اس وقت فرانس میں "فرانسیسی جمہوریہ رابعہ" کا دستور العمل جاری ہے۔ لیکن لڑائی کے ختم ہونے کے معاً بعد فرانسیسی ارباب حل و عقد "فرانسیسی جمہوریہ رابعہ" کے قواعد میں بعض اہم تبدیلیوں کی فکر میں ہیں۔ اس اقدام میں سب سے پیش پیش گذشتہ جنگ کے معروف فرانسیسی جرنیل جنرل دوگول تھے۔ یہ معاملہ آج کل غیر معمولی اہمیت کے ساتھ فرانسیسی مجلس قانون ساز میں پیش ہے۔ جس کے آخری فیصلہ پر معاملہ بغرض آراء ملک کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور کثرت رائے کے فیصلہ کے مطابق فرانسیسی جمہوریہ خامسہ کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔

اہل فرانس کے لئے دوسرا اہم ترین دن "یوم مخلصی" ہے۔ گذشتہ عالمگیر جنگ کے دوران میں تقریباً ۴ سال تک جرمنی کا جابرانہ تصرف اس ملک پر رہا۔ اہل فرانس نے یہ عرصہ جس مصیبت اور دکھ میں گذارا۔ غالباً کئی نسلوں تک اس کے اثرات محفوظ ہوں گے۔ ملک کے لئے یہ عرصہ غلامی اور قید کا زمانہ تھا۔ چار سال شدید ذلت اور رسوائی کی زندگی ان کے لئے تاریک رات سے کچھ کم نہ تھی۔ چنانچہ جرمنی کی پے در پے شکستوں کے بعد جس دن جرمن فوجیں فرانس کی سرزمین سے رخصت ہوئیں۔ اس دن سرزمین فرانس پر پھر ایک بار آزادی اور مخلصی کا سورج طلوع ہوا۔ اور یہ اہل فرانس کے لئے انتہائی خوشی کا دن قرار پایا۔

فرانسیسی مخصوص طریق پر ان دنوں کو غیر معمولی اہمیت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ خاص طور پر اول الذکر دن جس کے بعض کوائف احباب کی خدمت میں عرض ہیں۔

اور ملکوں میں جب ایسے قومی دن منائے جاتے ہیں۔ تو بڑے اہتمام سے فوجی جلوس نکالے جاتے ہیں۔ فوجی اسلحہ جات اور فنون کی نمائش کی جاتی ہے۔ مختلف طریق پر قوم میں۔ آئندہ نسل میں نئی زندگی اور فوجی روح پھونکنے کے لئے ایسے مواقع سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ لیکن اہل فرانس کی دنیا اس دنیا سے کچھ مختلف ہے۔ جس پر ان کے مخصوص رجحانات کی حکومت ہے۔

اس دن سے چند روز قبل مجھے پیرس کے مختلف حصوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو کثرت سے متعدد چوکوں سڑکوں اور پیادہ روشوں پر نہایت نوش نما چبوترے تعمیر کئے جا رہے تھے۔ انہیں ہر طرح سامان آرائش سے سجایا جا رہا تھا۔ قومی نشانات آویزاں کئے جا رہے تھے۔ یہ تیاریاں ۱۴ر جولائی کی "قومی تقریب" کے سلسلہ میں تھیں۔ یہ تقریب تین روز تک جاری رہی۔

یہ تقریب کس طرح منائی گئی بے حیائی اور حیا سوزی اس کے دو محتاط عنوانات ہو سکتے ہیں۔ جن کی ذیل میں ناچ۔ گانا بجانا۔ شراب تماشا۔ آتش بازی وغیرہ سب امور آجاتے ہیں۔ تمام شہر میں غیر معمولی چراغاں کیا گیا۔ خصوصاً بستی کے مقام پر جہاں باغیوں نے پہلی دفعہ حکومت قائم کی تھی۔ چراغاں کے علاوہ آتشبازی کثرت سے استعمال کی گئی۔ مذکورہ چبوترے جو تعمیر کئے گئے تھے۔ ان پر متواتر تین راتیں ناچ ہوتا رہا۔ اس موقع پر ہر راہ گیر دوسرے راہ گیر کو ناچ کی دعوت دے سکتا تھا۔ اور ہر ایک کے لئے اس دعوت کا قبول کرنا اخلاقاً ضروری سمجھا جاتا تھا۔ ناچ کے دوران میں شراب نوشی کثرت سے کی جاتی۔ اور بر سر عام کھلے بندوں حیا سوزی کے کسی انتہائی طریق کو عیب نہ سمجھا جاتا۔ اس طرح ایک ایک جگہ ہزاروں لوگوں کا اجتماع ہوتا۔ سارے فرانس نے یہ تین راتیں اس طرح گذاریں۔ فرانس کو اپنی اس تہذیب میں ساری مغربی دنیا پر ایک امتیاز ہی حاصل نہیں۔ بلکہ گونا فخر اور ناز بھی ہے۔

ان دنوں اخبارات میں اس قومی تقریب کی مصروفیات سے متعلق کثرت سے اعلانات اور اطلاعات شائع ہوتی رہیں۔ جن کا ماحصل یہ تھا۔ کہ کس طرح سارے ملک میں مکمل تین راتوں تک ناچ اور گانا وغیرہ ہوگا۔ بڑے بڑے شہروں کے کن کن ہوٹلوں اور شراب خانوں میں خاص قسم کے ناچ اور گانے کا انتظام ہوگا۔ اچھی سے اچھی شراب کہاں سے مل سکے گی۔

یہ دنیا مومن کی دنیا سے بالکل الگ ہے۔ اس سلسلہ میں زیادہ تفصیلات کا حاصل ہونا بھی ممکن نہیں۔ اور جو غیر ارادی طور پر دیکھنے اور سننے میں آجائیں۔ ان کا ذکر بھی ممکن نہیں۔ چند امور کا اشارۃً ذکر کر دیا ہے۔ اس غرض کے لئے کہ احباب کو اس خطہ کی حالت کا کسی قدر مطالعہ ہو سکے۔ جہاں انسانیت کے ساتھ حیا سوزی کا یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ جہاں عفت و عصمت کھلے منہ آوارہ راہ ہو رہی ہے۔ جہاں رجحانات کی ایسی رَو جاری ہے۔ کہ اپنے ساتھ ہر انسانی خلق بہا کر لے گئی ہے۔ لیکن یہی وہ فرانس ہے۔ جہاں اس تیز رو سیلاب کو اس کے بہاؤ کے خلاف بہانے کے لئے موجودہ رجحانات کے بالکل خلاف انسانی اخلاق کی حسین ترین تعلیم اسلام اور احمدیت کے اجراء و نفاذ کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک مہم جاری فرمائی ہے۔ اس ملک میں پہنچ کر اس ملک کے مخصوص تمدن کو قریب سے دیکھ کر خیال آتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ کیونکر ہوگا۔ ان حالات میں کیا یہ ممکن بھی ہے۔ لیکن حیرانگی کے ان لمحات میں اطمینان کی کوئی راہ باقی ہے۔ تو وہ مومن کا اپنے خدا پر ایمان ہے۔ کہ یہ اس قادرِ مطلق کا اپنا ارادہ ہے۔ جو ہو کر رہے گا۔ ضرور ہو کر رہے گا۔ امید کی یہی ایک کرن ہے۔ جو مہمات کے اس راہگذار پر مشعل کا کام دیتی ہے۔ ہر گھڑی خدائی نصرت اور غیبی تائیدات کا انتظار رہتا ہے۔ جسے دلی ہمدرد احباب کی دردمندانہ دعائیں ہی جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ جذب کر سکتی ہیں۔ جس کے لئے ان کی خدمت میں عاجزانہ التجا کی جاتی ہے۔

ہماری جماعت کا مقصد اول

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "ہماری جماعت کا مقصد اول یہ ہے۔ کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی حکومت دنیا میں قائم کرے۔ اور یورپ کے فلسفہ کا جھوٹا ہونا ثابت کرے۔"

تعلیم الاسلام کالج قادیان میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوائیے۔ تاکہ انہیں یورپ کے جھوٹے فلسفہ کی حقیقت معلوم ہو اور وہ حقیقی اسلامی ماحول میں اسلام کی حقانیت کے بیّن دلائل سیکھیں۔ اس طرح وہ دنیا میں خدا اور اس کے رسول کی حکومت قائم کریں۔

کفرڈ ایر بی۔ اے بی۔ ایس سی کلاس میں داخلہ ۱۵ر ستمبر سے شروع ہے۔ جو دس دن تک جاری رہیگا

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

مشرقی افریقہ کے تازہ سیاسی و ملکی حالات

اور ہندوستانیوں کیلئے مشکلات

الفضل کے خاص نامہ نگار مقیم دارالسلام کے قلم سے

(۱)

نئے قواعد کی تجویز

کچھ عرصہ ہوا میں نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ مشرقی افریقہ کی حکومتوں نے مابعد جنگ کی ضروریات کے پیش نظر امیگریشن کے نئے قواعد بنانے کا اعلان کیا ہے۔ چنانچہ یہ مجوزہ قواعد شائع کر دئیے گئے۔ اور جیسا کہ خیال تھا ہندوستانیوں نے بالعموم ان قواعد کے خلاف شور مچایا۔ حکومت نے قواعد کے مسودہ کو شائع کرتے ہوئے اس کی ضرورت یہ بیان کی کہ تا آئندہ کی متوقع بے کاری کا انسداد کیا جائے۔ اور جو لوگ اس وقت مشرقی افریقہ میں بستے ہیں۔ خواہ وہ ہندوستانی ہیں یا یورپین۔ ان کی موجودہ خوشحالی کو قائم رکھا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ عام داخلہ کی اجازت نئے آنے والوں کو نہ دی جائے۔ حکومت اور یورپین عوام اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ یہ قواعد مساوی طور پر تمام اقوام پر اثر انداز ہوں گے۔ اور ان قواعد کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ہندوستانیوں کے داخلہ کو روکا جائے۔ بظاہر یہ بات درست ہے اور مجوزہ قواعد کی ترتیب ایسے انداز سے کی گئی ہے۔ جس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بغیر کسی فرقہ وارانہ یا قومی جذبہ یا رنگ و نسل کے امتیاز کے یہ قواعد سب نئے آنے والوں کی روک تھام کے لئے ہیں۔ اور جو لوگ اس وقت وہاں بستے ہیں ان کی اور ان کی آئندہ نسل کی بہبودی کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ ہندوستانیوں میں سے بھی کچھ لوگ اس خیال کے ہیں۔ کہ ان قواعد کا قانون کی صورت میں آنا ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے انکی اور ان کی اولاد کی خوشحالی کو قائم رکھنا مقصود ہے۔

نئے قواعد کی مخالفت

لیکن ہندوستان کی روز افزوں آبادی اور اس وقت جو چالیس کروڑ کی آبادی ہے۔ اس کے پیش نظر ایسٹ افریقن انڈین نیشنل کانگرس نے ممباسہ میں ایک اجلاس بلا کر یہ فیصلہ کیا کہ منظم طور پر دور اندیشی کی پالیسی کے پیش نظر ان قواعد کی سختی سے مخالفت کی جائے۔ حکومت ہند سے بھی اس کے متعلق درخواست کی گئی کہ وہ خاص طور پر اپنے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے ان قواعد کی روک تھام کے لئے مناسب کوشش کرے۔ ادھر یہاں مقامی انڈین کمیونٹی کے ایک وفد نے گورنر کینیا کالونی جو گورنرز کانفرنس کے چیئرمین بھی ہیں۔ سے مل کر یہ درخواست کی کم از کم اکتوبر تک ان قواعد کو کونسلوں میں نہ پیش کیا جائے اس پر گورنر کینیا نے یقین دلایا کہ وہ اس معاملہ میں جلد بازی نہیں کریں گے۔ اور یہ کہ تین خواندگیاں ان قواعد کی ہوں گی۔ دوسری خواندگی اکتوبر کے بعد رکھی جائے گی۔ انڈین کمیونٹی کا خیال تھا کہ اکتوبر تک ہندوستان کی آزادی کا کوئی قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ اور آزاد ہندوستان اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے کوئی موزوں قدم اٹھا سکے گا۔ اس ہفتہ حکومت ہند نے کنور سر مہاراج سنگھ کی زیر قیادت تین آدمیوں پر مشتمل ایک وفد مشرقی افریقہ میں روانہ کیا ہے جو نیروبی پہنچ چکا ہے۔ اور اعداد و شمار اور حقائق کی تحقیق و تدقیق سرعت سے کر رہا ہے۔

نئی پابندیوں کی نوعیت

اس وقت جو قواعد بطور بل شائع کئے گئے ہیں۔ ان میں نئے آنے والے لوگوں کی کئی قسمیں بنا دی گئی ہیں۔ مثلاً ایک شخص اگر تجارت کرنے کے لئے آنا چاہتا ہے تو وہ آ سکے گا۔ بشرطیکہ اس کے پاس پچاس ہزار شلنگ کا سرمایہ ہو۔ ایک شخص زراعت کرنا چاہتا ہے تو وہ آ سکے گا۔ لیکن اس کے پاس سولہ ہزار شلنگ کا سرمایہ ہونا ضروری ہے۔ بشرطیکہ زمین بھی قابل کاشت اسے مل سکے۔ اگر اسے کہا جائے کہ تم کو زمین نہیں مل سکتی تو سولہ ہزار شلنگ کے ہوتے ہوئے بھی وہ نہ آ سکیگا۔ اسی طرح کان کنی کے کام کے لئے بہت بڑے سرمایہ کا ہونا ضروری ہے۔ ملازمت کے لئے وہ شخص آ سکے گا جس کے متعلق امپلائمنٹ بورڈ کہے کہ اس قسم کے کام کا آدمی ملک میں نہیں مل سکتا۔ لیکن اگر آدمی مل سکتا ہو۔ یا کچھ عرصہ تک مل سکنے کی امید ہو۔ تو نہ آ سکے گا۔ کچھ عرصہ کی تعیین نہیں کی گئی۔ اس کے ماتحت بڑی آسانی سے ملازمت کے ہر خواہشمند کو روکا جا سکے گا۔ ہندوستانیوں کو یہ ڈر ہے کہ جب ان قواعد کو بروئے کار لایا جائے گا تو نتیجۃً یورپین کی آمد کا دروازہ زیادہ کھل جائے گا۔ اور ہندوستانیوں کے لئے دروازہ کلی طور پر بند کر دیا جائے گا۔ یورپین کے لئے زمینیں مل سکیں گی اور خود حکومت ان کی امداد کرے گی۔ اور بعض دوسری آسانیاں ہوں گی۔ اس لئے اگرچہ یہ بل ظاہر کسی خاص قوم کو روکنے کے لئے نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن عملی طور پر اس کا اثر ہندوستانیوں پر پڑے گا۔ چنانچہ بعض ایسے حالات اور واقعات ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے، کہ ہندوستانیوں کا یہ خوف درست ہے

ہندوستانیوں کیلئے خطرات

مثلاً دار العوام میں کچھ عرصہ ہوا سیکرٹری آف سٹیٹ برائے نوآبادیات سے دریافت کیا گیا کہ ہندوستانیوں کی کل آبادی مشرقی افریقہ میں کس قدر ہے۔ جواباً بتایا گیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور یورپین کی آبادی تیئس ہزار۔ یہ اعداد و شمار معلوم ہونے پر سائل نے کہا کیا آئندہ کے لئے اس بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے داخلہ کے قواعد میں کوئی سختی کی جائے گی یا نہیں۔ جواب میں مجوزہ قواعد کا حوالہ دیا گیا۔ حال ہی میں نائب وزیر آبادیات مشرقی افریقہ دورہ پر آئے تو انہوں نے اس امر کے متعلق ایک اور وجہ بھی ان قواعد کی تائید میں پیش کی اور وہ یہ کہ لاکھوں یہودی بے خانماں ہو چکے ہیں۔ اگر امیگریشن پر کنٹرول نہ رکھا گیا تو خطرہ ہے کہ ہندوستانی تو بعد میں پہنچیں گے۔ مگر یہودی ان سے قبل پہنچ جائیں گے۔ اور ملک کی تجارت اور انڈسٹری وغیرہ پر قابض ہو کر سب کیلئے تکلیف کا باعث ہوں گے۔

گورنر یوگنڈا کی تقریر

گورنر یوگنڈا نے یوگنڈا کی مجلس تعلیم کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے موجودہ تعلیمی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کے سلسلہ میں کہا کہ محض اس قسم کی تعلیم دینا جس سے کلرک پیدا کئے جائیں اور اس تعلیم کے نتیجہ میں ایسی روح لوگوں میں پیدا کر دی جائے کہ وہ محنت کے کام اور ہاتھ سے کام کرنے سے نفرت کریں ملک کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے سر جان ہال نے کہا۔ یوگنڈا کی اس وقت کی آبادی کا اندازہ چالیس لاکھ ہے۔ اور آئندہ تیس سال میں یہ آبادی اسی لاکھ ہو جائے گی۔ پھر پچیس سال بعد یہ آبادی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ اور یہ اندازہ عام نقصانات جو زلازل۔ جنگ اور قحط کی وجہ سے ہوتے ہیں ان کو مد نظر رکھ کر ماہرین نے لگایا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ملک کا رقبہ ۹۴ ہزار مربع میل سے کچھ کم ہے اور اس سارے رقبہ میں سولہ ہزار مربع میل پانی ہی پانی اور دلدلیں ہیں۔ بقیہ رقبہ کا بیشتر حصہ ایسا ہے کہ وہاں اس قسم کی مکھی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسانی آبادی کے لئے غیر موزوں ہے۔ اور یہ مکھی پانچ میل سالانہ کی رفتار سے آگے بڑھ رہی ہے اور ہر یہ رقبہ کو اپنے حلقہ میں لا رہی اور ناقابل رہائش بنا رہی ہے۔ ان حالات میں اس وقت کی نہایت ہی اہم اور مشکل ترین بات یہ ہے کہ اتنی بڑی آبادی کی خوشحالی کے لئے کیا انتظام کیا جائے۔ یہ ظاہر ہے کہ قدرت نے ہی دے لئے یہاں زمین اور پانی دو ہی چیزیں رکھی ہیں۔ جن سے ہمیں اپنی خوشحالی کے ذرائع پیدا کرنے ہوں گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ لوگ سخت محنت و مشقت کرنے والے ہوں۔ لیکن موجودہ تعلیم محض لوگوں کو بابو بنا رہی ہے اور اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ بابو لوگ محنت کے کام نہ کر سکنے کی وجہ سے جو خوشحالی کے اصل ذرائع ہوں گے انہیں کھو بیٹھیں گے۔ اس لئے نہایت ہی ضروری ہے کہ جلد سے جلد تعلیم کے ذمہ وار حکام اس مشکل کے پیش نظر ایسی سکیم یوگنڈا میں رائج کریں جو اس خطرہ کو دور کرنے کا موجب ہو۔ سر جان ہال نے کھلے الفاظ میں کہا کہ یوگنڈا کا افریقن غیر ذمہ وار سست اور محنت کے کام سے کتراتا ہے۔

اس تقریر کو غیر معمولی اشاعت ملکی اخبارات نے دی۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ تقریر کھلے لفظوں میں افریقن کو تنبیہ ہے اور ان کو بیدار کرنے کے لئے ایک اہم اور ذمہ دار افسر کی طرف سے بروقت نہایت ہی مفید نصیحت ہے۔ جو صرف یوگنڈا افریقن کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ سارے ملک کے افریقن کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔

ٹانگانیکا کے حالات

ٹانگانیکا جو کسی زمانہ میں جرمن ایسٹ افریقہ کہلاتا تھا۔ ۱۹۱۴ء-۱۹۱۸ء کی جنگ عظیم میں جرمن کو شکست ہوئی تو اس کا یہ علاقہ معاہدہ ورسیلز کی رو سے لیگ آف نیشنز کی طرف سے انگریزوں کے زیر انتداب آگیا اور منڈیٹ سسٹم کے مطابق انگریزوں کے سپرد اس کی حکومت کی گئی۔ اس سسٹم کے مطابق کسی خاص قوم کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ بلکہ جملہ اقوام کے تمام ممبر قوموں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے ہندوستانی نسبتاً کینیا کالونی کے یہاں زیادہ آزادی کی روح محسوس کرتے ہیں اور جس قسم کی رنگ و نسل کے امتیازی ترجیحی روایات کینیا کالونی میں پائی جاتی ہیں۔ ٹانگانیکا ان سے بہت حد تک خالی ہے۔ کینیا کے یورپین مالکوں کے ہوٹلوں میں انڈین نہیں رہ سکتے ہائی لینڈز میں انڈین زمین نہیں خرید سکتے۔ مگر ٹانگانیکا کے کسی یورپین ہوٹل میں انڈین جاسکتا ہے۔ رہ سکتا ہے۔ اور ہر طرح کا آرام حاصل کرسکتا ہے۔ اسی طرح زمین ہائی لینڈز میں خرید سکتا ہے۔ اب جبکہ لیگ آف نیشنز کا خاتمہ ہوگیا۔ موجودہ جنگ ختم ہونے پر حکومت برطانیہ نے ٹانگانیکا کو U.N.O کے سپرد کردینے کا اعلان کیا۔ اور کہا۔ کہ ٹرسٹی شپ کے ماتحت وہ اس علاقہ کو دینے کے واسطے تیار ہیں۔ یورپین آباد کار جو اس تاک میں تھے۔ کہ جنگ ختم ہو۔ تو ٹانگانیکا کو بھی کالونی بنا دیا جائے۔ اور اس کے لئے ٹانگانیکا کے یورپین آباد کاروں کو بھی ساتھ ملایا۔ اور ہر طرح کا پروپیگنڈا وغیرہ کر کے کینیا کالونی کے گذشتہ اجلاس کونسل میں غیر سرکاری یورپین نمائندوں کی اکثریت نے یہ تحریک پاس کی۔ کہ ٹانگانیکا کو کالونی کا درجہ دیا جائے۔ اور اسے ٹرسٹی شپ کے ماتحت نہ کیا جائے۔ مشرقی افریقہ کے ہندوستانیوں اور افریقن نے بالعموم اور ٹانگانیکا کے افریقن ہندوستانیوں نے بالخصوص کونسلوں میں اور باہر اس بات کی سختی سے مخالفت کی اور کہا۔ کہ ٹانگانیکا کو ہرگز ہرگز کالونی کا درجہ نہ دیا جائے۔ بلکہ یہ علاقہ ٹرسٹی شپ کے ماتحت U.N.O کے سپرد ہی رہے۔ انگریز بے شک بطور منتظم رہیں۔ حال ہی میں نائب وزیر نو آبادیات نے جو مشرقی افریقہ کے دورہ پر تھے۔ انگلستان واپس جاتے ہوئے پریس کانفرنس میں اور ٹانگانیکا کے انڈین و افریقن کو صاف لفظوں میں بتایا۔ کہ ٹانگانیکا کالونی نہیں بنائی جائے گی۔ بلکہ یہ ٹرسٹی شپ کونسل کے ماتحت U.N.O کے سپرد ہوگا ہاں برطانیہ کے ذمہ اس کا انتظام رہے گا یورپین کو نائب وزیر نو آبادیات نے بتایا کہ برطانیہ کی یہ انتہائی دیانتداری ہے جسے وہ ہر حالت میں قائم رکھنا چاہتا ہے کہ وہ کسی علاقہ کو غصب نہ کرے۔ اور ہر علاقہ کے اصل باشندوں کی آزادی کا خواہاں ہے۔ اس لئے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ٹانگانیکا کو کالونی بنا لیا جائے۔ اگر ہم اسے کالونی بنا لیں۔ تو تمام دنیا ہمیں بددیانت سمجھنے لگ جائے گی۔ یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ منڈیٹ سسٹم کے ماتحت جس حکومت کے سپرد علاقہ کا انتظام ہو۔ تو اسے ملٹری بیس وغیرہ بنانے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن ٹرسٹی شپ کے انتظام کے ماتحت ان نقائص کا ازالہ کردیا گیا ہے اور صاف طور پر یہ شرائط لکھی گئی ہیں۔ کہ فوجی اغراض کے لئے اسے اڈہ بنایا جاسکے گا۔ اور علاقہ اور علاقہ کے باشندوں کی خوشحالی کی وجہ سے ساتھ کے علاقوں کے بعض امور میں اسے ملحق بھی کیا جاسکتا ہے۔ ٹرسٹی شپ کے انتظام کے ماتحت جو شرائط ہونگی۔ ان کو بطور مسودہ شائع کردیا گیا ہے۔ تا ٹانگانیکا کے علاقہ کے باشندوں کے خیالات اس بارے میں معلوم ہونے پر آئندہ ستمبر میں جب امریکہ میں U.N.O کا اجلاس ہوگا۔ تو ان شرائط وغیرہ کے متعلق پھر بحث کی جائے گی۔ امریکہ نے ان شرائط میں سے ایک شرط کے متعلق اعتراض کیا ہے۔ کہ منڈیٹ کے سسٹم کو منتظم حکومت کے آدمیوں کے واسطے رکھا گیا ہے اسے اڑا دیا جائے۔ اس سسٹم کے ماتحت جب اصلی باشندوں میں قابلیت پیدا ہو جائیگی تو انہیں خود مختارانہ حکومت سونپ دی جائے گی۔ تو اس وقت تک اس علاقے کا انتظام حکومت برطانیہ کے سپرد رہے گا:۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ ٹانگانیکا کے ساتھ کے علاقوں نے محض اس وجہ سے ترقی کی ہے۔ کہ وہ کالونی کا درجہ رکھتے تھے لیکن ٹانگانیکا اس وجہ سے ترقی نہیں کرسکا۔ کہ یہ منڈیٹ سسٹم کے ماتحت رہا ہے۔ اور اب ٹرسٹی شپ کا انتظام بھی ہے۔ اس وجہ سے ہر وقت یہ خطرہ لاحق رہتا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ یہ علاقہ بغرض انتظام کسی اور حکومت کے پاس چلا جائے۔ اور اس وجہ سے یورپین اپنے وسیع خزانوں کو اس ملک کی ترقی کے لئے نہیں استعمال کرسکتے۔ جب تک انہیں یقین نہ ہو کہ یہ علاقہ انگریزوں کے پاس رہے گا وہ کس طرح اپنے سرمایہ کو یہاں لگا سکتے ہیں۔ اس وہم کو دور کرنے کے لئے حکومت انگلستان وزیر نو آبادیات اور مقامی گورنر نے بار بار یہ کہا ہے۔ کہ زیر انتداب ہونے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ علاقہ انگریزوں کے پاس نہ رہے گا۔ یہ یقینی بات ہے۔ کہ بغرض انتظام ٹانگانیکا انگریزوں کے پاس ہی رہے گا۔ اب نائب وزیر نو آبادیات نے بھی اس وعدہ کو پھر دہرایا ہے اور کہا ہے کہ یہ بالکل یقینی بات ہے۔ کہ ٹرسٹی شپ کی شرائط کے ماتحت علاقہ انگریزوں کے پاس رہے گا۔ اس قسم کے یقین دلانے کا بہت حد تک فائدہ ہوا ہے۔ اور ہیروں سونے۔ تانبے۔ چاندی۔ کوئلہ کی کانوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے بڑی بڑی فرمیں لکھوکھا پونڈ لیکر آرہی ہے۔ اور اس غرض کے لئے ایک نئی ریلوے لائن کی بھی حکومت نے منظوری دیدی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ تمام فرمیں اگر کان کنی میں لگ گئیں۔ تو ٹانگانیکا جو سارے کا سارا سونے و چاندی کے ڈھیروں سے بھرا پڑا ہے۔ بیحد ترقی کر جائیگا۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

پانچ انگریزی تبلیغی رسالے ایک روپیہ میں

۱- سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کارنامے جن کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں۔ ۷۰ صفحے

۲- تمام جہان کی اقوام کو ایک آسمانی پیغام ۸۰ صفحے

۳- دنیا کا آئندہ مذہب ۷۰ "

۴- صداقت احمدیت کے متعلق ایک ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کے انعامات ۵۵ صفحے

۵- پیغام صلح و دیگر مضامین ۶۰ "

جملہ ۵ رسالوں کی قیمت ایک روپیہ معہ محصولڈاک۔

عبداللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

ضرورت ہے

ہمیں چند سائنس سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیم میٹرک یا F.S.C تک ہوا ہو۔ ہم ریڈیو کا کام سکھلائینگے۔ ٹریننگ کے دوران میں چالیس روپیہ ماہوار الاؤنس دینگے اور کام سیکھ جانے کے بعد ۸۰-۵-۱۵۰ کے گریڈ میں ملازم رکھ لیں گے۔

محمد کرامت اللہ دارالانوار قادیان

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا یا دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت ہوتے ہیں۔ اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خداتعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص شباکن عہ/ اور بیس قرص عہ/ شفائی درجن آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

موٹرسائیکلیں خریدئیے!

ہمارے ہاں سیکنڈ ہینڈ مگر بہت اچھی حالت میں بی۔ ایس۔ اے اور نارٹن موٹر بائیکیں چالو حالت گڈ کنڈیشن ٹائر ٹیوب برانڈ نیو ۳½ ہارس پاور والے اور ان کے پرزہ جات مل سکتے ہیں۔ بی۔ ایس۔ اے کی قیمت -/۱۸۰۰ اور نارٹن کی -/۱۷۰۰ جورہٹ ڈلیوری ہے۔ خواہشمند احباب آرڈر کے ساتھ ۲۵ فیصدی ایڈوانس بھیجدیں۔ ایک درجن منگوانے والے کو کرایہ معاف۔

امیدالدین اینڈ کمپنی مرچنٹس پوسٹ آفس جورہٹ (آسام)

اعلان نکاح

برادرم عزیزم مرزا سلطان بیگ صاحب ریلوے گارڈ مورو گورو شرقی افریقہ کا نکاح عزیزہ امۃ الرشید بیگم بنت مرزا عبدالحمید کلرک بیت المال قادیان سے ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں ۲۰/۹/۴۶ کو پڑھا۔ احباب و بزرگان کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ مرزا یعقوب بیگ بولاس ہوس محلہ دارالرحمت قادیان۔

DISPOSALS

دسیکشن ای سی۔ ایس آف سیکنڈ کیٹیلوگ) ٹنڈروں کی وصول کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر تک بڑھا دی گئی ہے۔

ڈائریکٹریٹ جنرل آف ڈسپوزلز
شاہجہان روڈ
دہلی

DGD

اونٹ مارکہ ہوزری

ہم بہترین قسم کے زنانہ۔ مردانہ اور بچگانہ گرم سویٹر۔ مفلر کمبل۔ جرابیں اور سٹاکنگ نیز سوتی بنیان سپورٹ شرٹس و جرابیں وغیرہ تیار کر رہے ہیں۔

ہماری تیار کردہ "اونٹ مارکہ" (کیمل برینڈ) ہوزری سستی اور پائیدار ہونے کی وجہ سے بہت مقبول ہو رہی ہے۔ آپ اپنے دوکانداروں سے ہمیشہ

اونٹ مارکہ ہوزری

مانگ کر اپنے قومی کارخانہ کی مدد کریں۔

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

استنبول یکم اکتوبر۔ روسیوں نے ٹرکی کی سرحد کے ساتھ ساتھ زبردست فوجی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ بھاری تعداد میں طیارہ شکن اور دیگر قسم کی توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ روسی ہوائی جہاز گشت لگا رہے ہیں۔ ترکی کے فوجی افسروں سے معلوم ہوا ہے کہ ٹرکی کی طرف سے بھی جوابی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

نیورمبرگ یکم اکتوبر۔ اتحادیوں کی بین الاقوامی عدالت میں نازی لیڈروں کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا۔ آج اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ گورنگ، ربن ٹراپ۔ سٹریشر اور ۹ مزید سرکردہ نازیوں کو سزائے موت دی گئی ہے۔ ہرہیس فنک و رائے ڈر کو عمر قید کی سزا ملی ہے۔ ہٹلر کے جانشین ڈونیز کو دس سال قید کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔ فان پاپن اور اس کے دو ساتھیوں کو بری کر دیا گیا ہے۔ روسی جج نے اس فیصلہ سے اختلاف ظاہر کیا ہے۔ وہ انہیں سزا دینے کے حق میں تھا۔ روسی جج کی یہ بھی رائے تھی کہ ہرہیس کو بھی پھانسی کی سزا ملنی چاہیے۔

پٹیالہ یکم اکتوبر۔ اکالیوں نے ایک جلسے میں ریاستی حکام کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ اگر نومبر کے شروع تک ان کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو وہ ڈائرکٹ ایکشن کریں گے۔

لاہور یکم اکتوبر۔ پنجاب بھر کے دو سو سکھ لیڈروں نے گوردوارہ انتخابات میں اکالیوں سے مقابلہ کے لئے لاہور میں کانفرنس کی اور گیارہ ممبروں کا بورڈ بنایا۔ موجودہ حالت یہ ہے کہ ... سکھ گوردوارے اکالی پارٹی کے کنٹرول میں ہیں جن کی لاکھوں روپے آمدنی ہے اس بورڈ میں بابا کھڑک سنگھ صدر مرکزی اکالی دل سردار اندر سنگھ ایم۔ ایل۔ اے (کانگرس) سردار سر جیت سنگھ مجیٹھیہ ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) کرنل نرنجن سنگھ گل سابق پردھان پنتھک بورڈ اور ماسٹر موتا سنگھ بھی شامل ہوئے

الٰہ آباد یکم اکتوبر۔ مقامی افسروں کو یوپی گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ جو اجتماعی جرمانے مختلف محلوں پر عائد کئے گئے ہیں۔ ان سے قوم پرست مسلمانوں کو مستثنےٰ قرار دیا جائے اور جو رقم لیگی مسلمانوں سے وصول کی جائیں

لاہور یکم اکتوبر۔ سونا ۰/۸/۹۹۔ چاندی ۰/۱۱۱ پونڈ ۰/۰/۶۹۔ امرتسر سونا ۰/۰/۱۰۳۔ چاندی ۰/۰/۱۱۰۔ پونڈ ۰/۰/۶۹

بیروت یکم اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لبنان سے آخری برطانوی سپاہی فلسطین کے راستے کل مصر روانہ ہو گیا ہے۔ اب کوئی گورہ فوج لبنان میں نہیں ہے۔

الرباط ۲۹ اکتوبر۔ آج ایک بڑے افسر نے بتایا کہ جو غنڈے چوری چھپے چھرے گھونپنے کی وارداتیں کرتے ہیں۔ ان کے خلاف گورنمنٹ زور سے کارروائی شروع کرنے والی ہے جو آخر انہیں پکڑ کر رہے گی

مدراس یکم اکتوبر۔ مدراس کی کانگرسی گورنمنٹ نے آٹھ اضلاع میں بندش شراب کا قانون نافذ کر دیا ہے یہ اضلاع سارے صوبہ کا ⅓ حصہ ہیں۔ اور ان کی آبادی ایک کروڑ تیس لاکھ ہے آج محکمہ آبکاری کے ملازموں نے بیک وقت تاڑی وغیرہ کی ساری دکانوں کو سربمہر کر دیا۔

قاہرہ یکم اکتوبر۔ شریف صبری پاشا نئی وزارت قائم کریں گے۔ آپ جلالت الملک کے چچا ہیں۔ اور ان کے سربراہ رہ چکے ہیں

نیویارک یکم اکتوبر۔ حال ہی میں شائع شدہ اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں ہر تیسری شادی میں سے ایک شادی کا انجام طلاق ہوتا ہے۔

بٹاویہ یکم اکتوبر۔ انڈونیشیا کی نئی وزارت میں ڈاکٹر سلطان شہریار وزیر اعظم اور وزیر خارجہ ہوں گے۔ اور ڈاکٹر شرف دین وزیر دفاع ہوں گے۔

نئی دہلی یکم اکتوبر۔ سرگنگا رام آنجہانی کے پوتے مسٹر برکت رام کی نعش کا پوسٹ مارٹم کرنے والے پولیس سرجن نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ متوفی کی موت خودکشی سے ہوئی ہے۔

الٰہ آباد یکم اکتوبر۔ اب یہ بات یقینی سمجھی جانی چاہیئے کہ آچاریہ کرپلانی بتائی

جناب حامد حسین خان صاحب پنشنر قادیان کا مکتوب

میری لڑکی "صندلین" ساختہ دواخانہ نورالدین قادیان اپنی لڑکی کو استعمال ... کی شکایت تھی۔ اور جگر بھی خراب تھا خدا کے فضل سے صندلین کے استعمال سے مذکورہ عوارض رفع ہو گئے۔

الحمد للہ حامد حسین خان پنشنر قادیان

صندلین یک صد قرص دو روپے (عام)

ملنے کا پتہ

کارخانہ نور الدین قادیان

جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی کانگرس کے آئندہ صدر منتخب کئے جائیں گے گاندھی جی بھی ان کے حق میں ہیں۔

نیورمبرگ ۲ اکتوبر۔ اتحادی جنگی ٹربیونل کے صدر لارڈ جسٹس لارنس نے عدالت کو برخواست کرنے سے پہلے نازی جنگی مجرموں کو بتایا کہ وہ چاہیں تو چار دن کے اندر اندر ٹربیونل سیکرٹری کے پاس رحم کی اپیل دائر کر سکتے ہیں۔

میڈرڈ یکم اکتوبر۔ جنرل فرانکو نے اپنی تخت نشینی کی دسویں سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سپین تمام دنیا کی عیسائیت کا مرکز ہے۔ آج کل سپین سوویٹ روس کی پیدا کردہ عیسائیت کے خلاف ملحد پرستی کا مقابلہ کر رہا ہے۔

نئی دہلی یکم اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو ۱۵ اکتوبر تک پشاور جائیں گے۔ امید ہے کہ آپ ایک ہفتہ تک صوبہ سرحد کا دورہ کریں گے۔

پٹنہ یکم اکتوبر۔ پولیس نے یہاں ریلوے کے گودام میں چار بکسوں پر قبضہ کر لیا۔ جن میں تمام سائزوں کے چاقو اور چھرے تھے

دہلی ۲ اکتوبر۔ آج دوپہر کو مسٹر جناح نے وائسرائے سے ملاقات کی جو پچاس منٹ تک جاری رہی۔ یہ چوتھی ملاقات ہے جو مسٹر جناح نے کی ہے۔ اس سے پہلے نواب صاحب بھوپال نے وائسرائے سے ملاقات کی۔ نواب صاحب کچھ دنوں سے دہلی میں کانگرس اور مسلم لیگ کے لیڈروں سے باتیں کر رہے ہیں۔

دہلی ۲ اکتوبر۔ آج صبح کلکتہ میں ایک آدمی گھائل ہو گیا۔ کل ڈھاکہ میں ایک آدمی مارا گیا۔ آج بمبئی میں آگ لگنے سے روئی کے چھ گودام جل گئے۔ جس سے پینتیس لاکھ کا نقصان ہوا۔ بہادر گنج الٰہ آباد میں ایک آدمی کو چھرا گھونپ دیا گیا۔

لاہور ۲ اکتوبر۔ کل شام مسٹر حسین سہروردی نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ تعلقات بگڑتے جا رہے ہیں ان کی اصلاح کا ذریعہ یہ ہے کہ گاندھی جی نے جو پروگرام